باب چہارم

اہم شخصیات

تدریسی معیارات

یہ باب پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- افلاطون کے شاگرد اور سکندر اعظم کے استاد ارسطو کے حالات زندگی جان سکیں۔
- اس بات کی تعریف کر سکیں کہ اس کے نظریات آج تک وقت سے ہم آہنگ ہیں۔
- جرمن فلسفی کانٹ اور اس کے نظریہ "اخلاقیات" کو جان سکیں۔
- ایران کی ہمہ جہت شخصیت، امام غزالی رحہ کی کے حالات زندگی اور خدمات کو جان سکیں۔
- انگریز ماہر معاشیات فلورینس نائیٹینگل کی خدمات کو معلوم کرکے خود کو پرجوش محسوس کر سکیں۔

انسان کی فطرت میں تلاش، جستجو اور نامعلوم اشیا کو جانچنے کی امنگ شامل ہے اور اس کی یہ تمنا بچپن سے بڑھاپے تک جاری رہتی ہے۔ وہ ہمیشہ کسی نئی خبر، نئی بات اور جستجو کی طرف جلدی مائل ہو جاتا ہے۔ سیکھنے کا یہ سلسلہ کتابوں، تجربات اور مشاہدات کی دنیا سے حاصل ہوتا ہے۔ تاہم جب کوئی اعلیٰ اور مہان شخصیت اپنے فکر و فن میں کامل ہو جاتی ہے تو بہت سے لوگ اسے اپنی امنگوں کا مرکز بنا کر اس کی پیروی میں اپنی کامیابی سمجھتے ہیں اور مذہب، فلسفہ، اخلاق، ادب، سیاست، سائنس اور سماجی شعبہ جات میں ان کی خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے مستقبل کی راہ متعین کرتے ہیں۔

ایسی اہم شخصیات میں ارسطو، کانٹ، امام غزالی اور فلورینس نائیٹینگل بھی شامل ہیں۔ اس باب میں ان کی شخصیت، فن و فکر کے ساتھ ان کی اعلیٰ خدمات سے متعلق معلومات کو پیش کیا گیا ہے۔

ارسطو

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- جان سکیں کہ ارسطو کب اور کہاں پیدا ہوا۔
- اس یونانی فلسفی اور سائنسدان کے مختصر حاصلات زندگی جان سکیں۔
- بتا سکیں کہ ارسطو کا نظریہ اخلاقیات کن اصولوں پر قائم ہے۔
- اخلاقی اقدار اور خوشی سے متعلق اس کے خیالات بیان کر سکیں۔
- وضاحت کر سکیں کہ کون سی صفات اعلیٰ کردار بنانے میں کام آتی ہیں۔
- ارسطو کی کتاب The Nicommchean Ethics پر روشنی ڈال سکیں۔

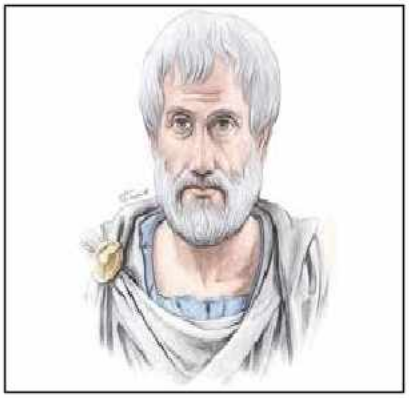

حالات زندگی: یونان قدیم دور سے علم، فلسفہ اور سائنس کے اعتبار سے نمایاں رہا ہے۔ اسٹاگرا، شمالی یونان کے ایک شاہی حکیم نیکو میکس کے گھر میں ۳۸۴ق۔م کو ایک نونہال پیدا ہوا جو آگے چل کر ملک کا عظیم فلسفی، حکیم، استاد اور سائنسدان مشہور ہوا۔ جس کے علم و تجربات سے ہزاروں لاکھوں لوگ مستفید ہوئے۔ وہ یونان کا ارطاطالیس ہے۔ دنیا اس عظیم ہستی کو "ارسطو" کے نام سے پہچانتی ہے۔

ارسطو نے طب و حکمت، ادب اور حیاتیات کی ابتدائی تعلیم مروجہ نصاب کے مطابق اپنے والد سے حاصل کی۔ وہ ابھی چھوٹا ہی تھا کہ اس کی والدہ کا انتقال ہو گیا اور جب دس برس کی عمر کو پہنچا تو اس کا والد بھی یہ جہان چھوڑ گیا۔ کچھ عرصے اپنے علاقے میں گزارنے کے بعد اٹھارہ برس کی عمر میں ارسطو ایتھنس چلا گیا، جو اس وقت علم و فن کا مرکز تھا، جہاں ارسطو نے حکیم افلاطون کے مکتب میں داخلہ لیا اور اس کے علم و حکمت سے فیض حاصل کرتا رہا، ساتھ ہی درس و تدریس سے بھی وابستہ رہا۔ دنیا کا مشہور فاتح اور حکمران سکندر مقدونی ارسطو کا شاگرد تھا، مقدونیہ کا بادشاہ فیلقوس جب وفات پا چکا تو بیس برس کے نوجوان سکندر کو ملک کا بادشاہ مقرر کیا گیا۔ لیکن وہ ابھی حکمرانی اور سیاسیات سے ناواقف تھا اس لیے سکندر کی والدہ اولیپیاس نے ارسطو کو اپنے محل میں بلایا اور اسے ہدایت کی کہ وہ سکندر اعظم کو بہترین حکمرانی اور فن تقریر سے روشناس کرے۔ ارسطو نے سکندر کو یہ سبق دیا کہ: "ہر انسان مالک حقیقی کا بندہ ہے اور ہر ایک کو باعزت زندگی گزارنے کا پیدائشی حق حاصل ہے۔"

ارسطو نے ۳۳۵ق۔م کو لائسیم نام سے اپنا مکتب قائم کیا، جس میں تعلیم، تدریس اور تحقیق کا کام کیا جاتا تھا۔ سکندر مختلف ممالک پر حملہ آور ہونے کے بعد وہاں کی مختلف چیزیں اور نایاب جانور اپنے استاد کی طرف بھیجتا تھا جن کو وہ طب و حکمت اور دیگر تحقیقی کاموں میں صرف کرتا تھا۔ اس دور میں ارسطو نے جمالیات، اخلاقیات، سیاسیات، نفسیات، طبیعیات اور منطق کے بارے میں علمی مذاکرات منعقد کروائے۔ ساتھ ہی تحریر و تالیف سے بھی وابستہ رہا، ارسطو کو منطق اور حیاتیات کا بانی تصور کیا جاتا ہے۔

سکندر اعظم کی ۳۲۳ ق۔م کو وفات ہوئی تو ارسطو کو ایتھینس چھوڑنا پڑا اور وہ یوبیا میں آکر رہنے لگا، جہاں اس کی وفات ۳۲۲ق۔م میں ہوئی۔ سکندر اعظم نے اپنے استاد کی تعریف میں کہا تھا: "ارسطو زندہ ہوگا تو ہزارہا سکندر تیار ہو جائیں گے، لیکن ہزاروں سکندر مل کر بھی ایک ارسطو تیار نہیں کر سکتے۔"

ارسطو کا نظریہ اخلاقیات: ارسطو کے خیال میں ہر انسان خوشی اور سکون کا متلاشی ہے اور حقیقی خوشی وہ ہے جو اچھے کام کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ کائنات میں ہر چیز کا ایک مقصد ہوتا ہے، جس کو اس چیز کا کردار یا عمل کہا جاتا ہے، اس لیے دنیا کی ہر چیز کی بہتری اس بات میں ہے کہ وہ اپنا کردار اچھی طرح نبھائے۔ انسانی راحت جسمانی لذت میں نہیں ہے بلکہ عقلی استدلال سے ہی انسان کو حقیقی خوشی حاصل ہو سکتی ہے۔ کیوں کہ حیوانات کے برعکس انسان کا کردار اور عمل اختیاری نوعیت کا ہوتا ہے ۔جب کہ حیوانات جبلی طور پر کردار ادا کر کے جسمانی لذت حاصل کرتے ہیں۔

انسان میں موجود سفلی جذبات اور حسیاتی محرومیوں کو مجاہدے اور عقلی استدلال سے کمزور بنا کر اخلاقی عادات کا قائل کیا جا سکتا ہے اور جس وقت انسان پر عقلی استدلال اور اخلاق کا خمار چڑھتا ہے تو وہ مالک حقیقی کی تجلیات پاتا ہے۔

نیکوماچین اخلاقیات اور دیگر تالیفات: سکندر اعظم کی اتفاقی موت کی وجہ سے ارسطو کو جلدی جلدی ایتھینس چھوڑنا پڑا اور اس کی بہت سی تصنیفات اپنے مکتب میں رہ گئیں۔، بطلیموس کے مطابق ارسطو کی ایک ہزار کے قریب تصنیفات ہیں، جس میں منطق، طبیعیات، موسمیات، ہیئت، حیوانیات، سیاسیات اور ادب میں شعر و شاعری پر کتابیں شامل ہیں، جن میں سے "نیکوماچین اخلاقیات" ایک اہم کتاب ہے جو دس ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کی نظر ثانی یوڈیموس نے کی ہے۔ اس کتاب کا پہلا، تیسرا اور چھٹا باب محفوظ ہے۔

اس کتاب میں ارسطو نے انفرادی اور اجتماعی خوشی کی نشان دہی کرتے ہوئے اسے زندگی کا اہم مقصد قرار دیا ہے، جس کے حصول کے لیے اس نے جذبات سے بڑھ کر عقل، فضیلت اور تدبر کو بنیاد بنایا ہے۔ کیوں کہ انسان جس معاشرے میں رہتا ہے اور اسے اجتماعی بہتری والا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔

اس سبق کا خلاصہ یہ ہے کہ

اس سبق سے معلوم ہوا کہ یونان کا عظیم فلسفی، سائنسدان اور مفکر ارسطاطالیس جسے دنیا ارسطو کے نام سے پہچانتی ہے ۳۸۴ق۔م کو اسٹاگرا شمالی یونان میں پیدا ہوا۔ جوانی میں ہی اس دور کے علمی مرکز اتھینس چلا گیا، جہاں افلاطون کا شاگرد بنا ساتھ ہی اس کے مکتب میں درس و تدریس سے بھی وابستہ رہا۔ سکندر اعظم ارسطو کا شاگرد تھا، جس کی زیر سرپرستی ارسطو شاہی خاندان کے انتہائی قریب رہا۔ اخلاقیات، فلسفہ، سیاست اور سائنسی میدان میں ارسطو نے کئی علمی مذاکرات منعقد کروائے، ان کی "نیکوماچین اخلاقیات، نام کی کتاب اخلاقی فلسفہ میں ایک شاہکار تصور کیا جاتی ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1. ارسطو نے کن کن علوم پر کام کیا ہے؟
2. ارسطو کے استادوں اور شاگردوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
3. ارسطو کی اہم کتابیں کون سی ہیں اور ان کی مکمل تعداد کیا ہے؟
4. ارسطو نے سکندر اعظم کو کیا درس دیا تھا؟
5. سکندر اعظم نے اپنے استاد ارسطو کے بارے میں کیا رائے دی تھی؟

(ب) مندرجہ ذیل سوالوں کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

1. ارسطو کی ابتدائی زندگی کے بارے میں وضاحت کریں۔
2. ارسطو کی تعلیم و تدریس کی وضاحت کریں۔
3. ارسطو کا نظریہ اخلاقیات کیا ہے؟

(ج) درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. ارسطو کے والد نیکومیکس کا پیشہ تھا:

(الف) زراعت　　(ب) درزی

(ج) تدریس　　(د) حکمت

2. ارسطو کے استاد کا نام تھا:

(الف) سقراط　　(ب) بقراط

(ج) افلاطون　　(د) جالینوس

3. اخلاقیات کے بارے میں ارسطو کی مشہور کتاب کا نام ہے:

(الف) ڈیونٹیلاجیکل (ب) نیکوماچین اخلاقیات

(ج) کیمیائے سعادت (د) کالی داس

4. ارسطو جس فن کا بانی شمار ہوتا ہے وہ ہے:

(الف) منطق وحیاتیات (ب) طبیعیات وکیمیا

(ج) ریاضی وفلکیات (د) کمپیوٹر و آئی ٹی

5. ارسطو کی وفات ہوئی:

(الف) ایتھینس میں (ب) روم میں

(ج) اسٹاگرا شمالی یونان میں (د) یوبیا میں

سرگرمی برائے طلبہ وطالبات

طلبہ وطالبات تین گروپس میں تقسیم ہو جائیں اور ہر ایک گروپ درج ذیل اسائنمینٹ تیار کرے۔

گروپ	اسائنمینٹ
A	ارسطو کی خاندانی زندگی
B	ارسطو کی علمی اور تدریسی خدمات۔
C	ارسطو کا تحریر کردہ ادبی کام۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

یونانی ثقافت یا وہاں کی علمی شخصیات پر موجود مناسب کتاب یا ڈاکیومینٹری کے بارے میں طلبہ وطالبات کو نشان دہی کی جائے تاکہ ان کی معلومات میں اضافہ ہو۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی			
لفظ	معنی	لفظ	معنی
استدلال	دلیل بازی، ثابتی	منطق	خوش کلامی
سفلی جذبات	اندرونی جذبات	تدبر	انجام پر غور کرنا

جرمن فلسفی امانیول کانٹ

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- جرمن فلسفی کانٹ کے حالت زندگی جان سکیں۔
- کانٹ کے "ڈیونٹیلاجیکل مورال تھیوری" کی وضاحت کر سکیں۔
- ان پہلوؤں کی فہرست مرتب کر سکیں جن پر عمل کرنے سے انھیں اچھایابرا کہاجاسکے۔
- جان سکیں کہ کانٹ کے خیال میں سب سے اعلیٰ حتمی اخلاقی اصول کیا ہے۔

حالات زندگی: جرمن فلسفی امانیول کانٹ کا تعلق ایک غریب گھرانے سے تھا۔ وہ ۲۲ اپریل ۱۷۲۴ء کو کانگسبرگ، جرمنی میں پیدا ہوا۔ کانٹ اپنے دور کا مشہور فلسفی ہونے کے ساتھ ماہر طبیعیات، لائبریرن، استاد، مصنف، ریاضی دان اور بہترین ماہر تعلیم بھی تھا۔

امانیول کانٹ کے آباؤ اجداد کا تعلق اسکاٹ لینڈ سے تھا، جہاں سے وہ نقل مکانی کر کے جرمنی کے کانگسبرگ میں آکر رہائش پذیر ہوئے۔ کانٹ کی والدہ مسیحیت کی سخت پیروکار تھی۔ اس لیے بچپن میں کانٹ کو مذہبی تعلیمات پر بھرپور انداز میں عمل کرنا پڑتا تھا۔ غربت کی وجہ سے کانٹ محنت مزدوری کر کے اپنے تعلیمی اخراجات پورے کرتا تھا۔ وہ چھوٹے قد کا سادہ اور شرمیلی طبیعت کا مالک تھا۔ تاہم وہ اپنے فلسفے اور فکر کے اعتبار سے بہت قد آور شخصیت کا مالک تھا۔ کانٹ اپنی شرمیلی طبیعت کی وجہ سے کسی بھی عورت سے شادی نہ رچاسکا۔ پہلی مرتبہ اس نے جس لڑکی سے محبت کا اظہار کیا وہ کسی اور کی بیوی بن گئی۔ کچھ عرصی بعد جب دوسری مرتبہ اس نے ایک لڑکی کو شادی کا پیغام دیا تو وہ شہر ہی چھوڑ کر چلی گئی۔ اس کے بعد کانٹ نے پوری عمر کنوارارہ کر زندگی گزارنے میں ہی بہتری سمجھی۔

کانٹ تعلیمی شعبہ سے وابستہ رہتے ہوئے کانگسبرگ یونیورسٹی جرمنی میں درس وتدریس میں مصروف رہا، اس کے دور میں انگریز فلسفی لاک اور ہیوم کے نظریات کی دھوم تھی، جس میں حواس اور تجربات کی بنیاد پر حاصل شدہ علم کو اہم وسیلہ سمجھا جاتا تھا جس سے عوام خلفشار کا شکار تھی۔ کانٹ نے پندرہ برس کی سخت محنت کے بعد ۱۷۸۱ء کو خالص عقل کا تجزیہ

(Critique of Pure Reason) کے نام سے کتاب تحریر کی۔ جس میں عقل کی اہمیت اور کردار کو واضح کیا کہ کسی بھی چیز سے متعلق ہماری ظاہری معلومات محدود ہے اور اس کی اصلیت تک پہنچنا ناممکن ہے اس موقف کے تحت کانٹ کے فکر کو مظہریت کا فلسفہ کہا جاتا ہے۔

کانٹ کے وجوبی اخلاقیات کا نظریہ: جرمن فلسفی امانیول کانٹ فلسفے میں اگرچہ اپنے نظریہ علم (Epistemolog) سے شہرت رکھتا ہے، جس کے بارے میں انھوں نے دوسری کتاب عملی عقل کا تجزیہ (Critique of Pure Reason) کے نام سے ۱۷۸۶ء کو تصنیف کی، جس میں انھوں نے بتایا کہ مذہب کی بنیاد اخلاقیات پر ہے اور وہ اخلاقیات ہمیشہ والی، مضبوط اور غیر متبدل ہے، وہ محض تجربات پر مبنی نہیں ہے بلکہ اس سے بالاتر ہے۔ اس کے علاوہ کانٹ کو جس نظریہ نے زیادہ معروف کیا وہ وجوبی اخلاقیات کا نظریہ یا ڈیونٹالوجیکل مورال تھیوری ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اخلاقی معیار پر پورا اترنے والا اصول یا کام باقاعدہ ذمے داری کے ساتھ سرانجام دیا جائے اور نتیجہ کا انتظار کیے بغیر اپنے ارادے کو درست رکھنا۔ دوسرے الفاظ میں ہمارا ہر کام ایسا ہونا چاہیے جس میں آفاقیت ہو، آپ وہی کچھ چاہتے ہوں جو دوسروں کے لیے بھی ممکن ہو اور اس کا مقصد معاشرتی بہتری ہو۔ جس کو ضمیر کی آواز بھی کہتے ہیں، کانٹ کے خیال میں یہی اخلاقیات کی بنیاد ہے۔

امانیول کانٹ نے فلسفے کے علاوہ سائنس اور طبیعی جغرافیے کے متعلق بھی کئی مقالات تحریر کیے، ان کا منفرد کام "جنرل نیچرل ہسٹری اینڈ تھیوری آف ہیونز" بھی ہے جس میں ستاروں کے جھرمٹ کے بارے میں کانٹ کا مفروضہ بیان کیا گیا ہے۔ یونیورسٹی کے ایک طالب علم جے ایف ہربرٹ نے کانٹ کے فلسفے اور نظریات کو اپنے تعلیمی نظام میں شامل کیا، اس کے علاوہ جوہان گوتلیب نٹشی بھی کانٹ کا شاگرد شمار کیا جاتا ہے۔

امانیول کانٹ کی وفات ۱۲ فروری ۱۸۰۴ء کو کانگسبرگ جرمنی میں ہوئی جو آج کل روس کا ایک حصہ ہے اور کیلیگرڈی کے نام سے ایک انتظامی مرکز اور بندرگاہ کے طور پر مشہور ہے جہاں امانیول کانٹ کا ایک خوبصورت مقبرہ بنا ہوا ہے۔

اس سبق کا خلاصہ یہ ہے کہ

اس سبق سے معلوم ہوا کہ جرمنی سے تعلق رکھنے والا امانیول کانٹ مشہور فلسفی، طبیعیات، استاد، مصنف اور ریاضی دان کے طور پر گزرا ہے، ان کے آباؤ اجداد اسکاٹ لینڈ سے نقل مکانی کر کے جرمنی کے کانگسبرگ علاقے میں آکر رہنے لگے۔ جہاں کانٹ کی پیدائش ہوئی اور اس نے تعلیم حاصل کی۔ تعلیم کے بعد وہ کانگسبرگ یونیورسٹی میں بطور استاد مقرر ہوا جہاں اسے فلسفے کے مختلف پہلوؤں پر سوچنے اور لکھنے کا تجربہ ہوا، کانٹ اپنے مظہریت والے فلسفے اور وجوبی اخلاقیات کے نظریہ کی وجہ سے بہت مشہور ہوا۔ اس کے خیال میں ہر کام کو باقاعدگی اور نیک ارادے سے سرانجام دینا ایک اہم ذمے داری ہے جو اخلاقیات کی

بنیاد ہے، سائنس اور تعلیمی خدمات کے علاوہ کانٹ کی فلسفیانہ خدمات کو بھی دنیا فروغ دینے میں کوشاں ہے۔ کانٹ کی وفات ۱۸۰۴ء کو ہوئی ان کا مقبرہ روس کے شہر کیلننگراڈ میں واقع ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1. امانیول کانٹ نے کن شعبوں میں کام کیا ہے؟
2. امانیول کانٹ کی کتابوں کے نام تحریر کریں۔
3. کانٹ کے "وجوبی اخلاقیاتی نظریہ" کا مفہوم کیا ہے؟
4. کانٹ کی شادی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
5. کانٹ کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟

(ب) مندرجہ ذیل سوالوں کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

1. امانیول کانٹ کے بچپن اور شخصیت پر نوٹ لکھیں۔
2. امانیول کانٹ کے فلسفے پر کیے گئے علمی کام کی وضاحت کریں۔

(ج) درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. امانیول کانٹ گھرانے سے تعلق رکھتے تھے:

(الف) غریب (ب) امیر
(ج) مزدور (د) عام

2. کانٹ کے خاندان کا تعلق تھا:

(الف) اسلام سے (ب) مسیحیت سے
(ج) یہودیت سے (د) بودھ دھرم سے

3. کانگسبرگ یونیورسٹی میں کانٹ نے کام کیا:

(الف) بطور کاریگر (ب) بطور خادم
(ج) بطور استاد (د) بطور نگراں

4. ڈیونٹالوجیکل مورال تھیوری کا مطلب ہے:

(الف) وجوبی اخلاقیات
(ب) رسمی اخلاقیات
(ج) غیر رسمی اخلاقیات
(د) عارضی اخلاقیات

5. کانٹ کی آخری آرام گاہ واقع ہے:

(الف) جرمنی میں
(ب) امریکا میں
(ج) جاپان میں
(د) روس میں

سرگرمی برائے طلبہ وطالبات

- امانیول کانٹ کے "ڈیونٹالوجیکل مورال تھیوری" کے بارے میں انٹرنیٹ سے ویڈیو ڈاؤن لوڈ کر کے کلاس میں چلایا جائے۔
- ہر ایک طالب علم ویڈیو ڈاکیومینٹری کی روشنی میں اس نظریہ کا مطلب تحریر کر کے کلاس میں استاد کو پیش کرے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

امانیول کانٹ کی "ڈیونٹالوجیکل مورال تھیوری" کو انٹرنیٹ سے سمجھنے میں طلبہ وطالبات کی رہنمائی کی جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی			
لفظ	معنی	لفظ	معنی
تدریس	تعلیم دینا	مصنف	کتاب لکھنے والا
خلفشار	گڑبڑ، کھلبلی	آفاقیت	جگ مشہوری

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- دنیا کے مشہور صوفی، قانون دان، مفکر اور فلسفی امام غزالی کی حالات زندگی جان سکیں۔
- مختصر طور پر بیان کر سکیں کہ ان کی کتاب "کیمیائے سعادت" میں کن موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔
- جان سکیں کہ کیمیائے سعادت کتاب انگلش میں کس نام سے ہے اور کس نے ترجمہ کیا ہے۔
- وضاحت کر سکیں کہ ایک سائنسی سوچ رکھنے والے امام کے خیال میں انسان کون سی دو اقسام میں منقسم ہوتے ہیں۔
- امام غزالی کی بنیادی اخلاقی اقدار کی وضاحت کر سکیں۔
- امام غزالی کے نظریۂ اخلاقیات کو مختصر طور پر بیان کر سکیں۔

حالات زندگی: دنیا کے مشہور صوفی، قانون دان، مفکر اور فلسوف امام غزالی کا نام محمد بن محمد بن احمد اور لقب حجتہ الاسلام ہے۔ ان کا آبائی پیشہ غزل یعنی سُوت کاتنا تھا۔ اس لیے غزالی کی نسبت سے مشہور ہوئے۔ امام غزالی ایران میں طوس کے علاقے طابران میں ۴۵۰ھ کو ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوئے، وہ ابھی چھوٹا ہی تھا کہ اس کے والد نے وفات پائی اور جاتے ہوئے اپنے ایک دوست کو وصیت کی کہ "میرے ان دو بچوں محمد اور احمد کی اچھی تعلیم وتربیت کا انتظام کرنا۔ اس کے لیے میں کچھ رقم تمھارے سپرد کرتا ہوں۔ چنانچہ جب تک وہ رقم باقی تھی دونوں بھائی اکٹھے رہتے تھے لیکن کچھ عرصے بعد جب وہ ملکیت ختم ہو گئی وہ شخص اپنی غربت کا بہانہ بنا کر اس علاقے کے مشہور مکتب میں دونوں بھائیوں کو داخل کروا کر چلتا بنا، امام غزالی نے وہاں شیخ احمد راذکانی کے پاس پڑھنا شروع کر دیا۔

کچھ وقت کے بعد وہاں سے جرجان چلے گئے جہاں امام ابو نصر اسماعیلی سے علم حاصل کیا۔ امام غزالی اپنے اس استاد کے یہاں درس لیتے وقت اسباق کے نوٹس بھی تیار کرتے تھے، ایک دفعہ جب وہ گاؤں واپس ہو رہے تھے کہ راستے میں ڈاکوؤں نے انھیں لوٹ لیا۔ لوٹے ہوئے سامان میں ان کی وہ کاپیاں بھی تھیں جو انھوں نے بڑی محنت سے تیار کی تھیں، چانچہ ان کاپیوں کی تلاش میں امام غزالی سفر کر کے ڈاکوؤں کے سربراہ سے جا کر ملے اور انھیں وہ کاپیاں واپس دینے کے لیے کہا۔ انھوں نے وہ کاپیاں تو واپس کر دیں لیکن ساتھ ہی امام غزالی کو یہ طعنہ بھی دیا کہ "وہ علم کس کام کا جو کتابوں میں بند ہو۔" چنانچہ اس کے بعد امام غزالی نے وہ تمام نوٹس از بر یاد کر لیے جو انھوں نے قلم بند کیے تھے۔

پھر وہ مزید تعلیم کے لیے نیشاپور پہنچے جہاں امام الحرمین کے حلقۂ درس میں شامل ہوئے اور پھر ان ہی کے خاص

معاون کے طور پر شہرت حاصل کی۔ ان کے حلقۂ احباب اور مریدوں کی تعداد چار سو تک پہنچ گئی۔ امام الحرمین کا امام غزالی کے بارے میں کہنا ہے کہ "امام غزالی بحرِ زخار ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہے" اٹھائیس برس تک امام غزالی نیشاپور میں مقیم رہے۔ پھر امام الحرمین کی وفات کے بعد بغداد پہنچے، جہاں نظام الملک کی دربار میں اپنی قابلیت کے جوہر دکھائے، جس سے متاثر ہو کر بادشاہ نے انھیں مدرسہ نظامیہ کا نگران مقرر کر دیا۔ ۴۸۴ھ تک امام غزالی وہاں درس و تدریس سے وابستہ رہے۔

کچھ ہی عرصے میں ان کے درس و تدریس، تقریر و بیان اور علمی فضیلت کا چار سو چرچا ہونے لگا اور ان کے تعلقات حکمران طبقے سے ہو گئے۔ ۴۸۵ھ میں عباسی خلیفہ مقتدی باللہ نے انھیں اپنا سفیر بنا کر ملک شاہ سلجوقی کی رانی بیگم ترخان خاتون کے پاس بھیجا۔ خلیفہ مستظہری من اللہ بھی امام غزالی کا خاص معتقد تھا، امام غزالی نے خلیفہ کے ایما لنے پر ایک کتاب لکھی جس کا نام "مستظہری" رکھا۔ آخری عمر میں امام غزالی بیت المقدس اور حرمین شریفین کی زیارت کر کے اپنے آبائی علاقے میں رہنے لگے، جہاں تصنیف و تالیف اور عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے، امام غزالی کی وفات ۵۰۵ھ / ۱۱۱۱ء کو طوس میں ہوئی جہاں ہارونیہ مقام کے قریب ان کی آخری آرام گاہ واقع ہے۔

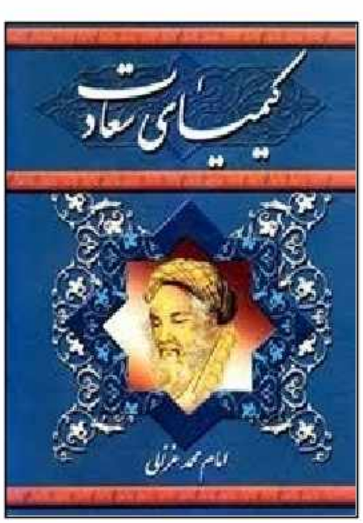

امام غزالی کی کتاب کیمیائے سعادت: امام غزالی تاریخ میں ایسے نامور مصنف ہو گزرے ہیں جنھوں نے اپنا بیشتر وقت تصنیف و تالیف میں صَرف کیا۔ ایک اندازے کے مطابق وہ روزانہ کے حساب سے سولہ صفحات تحریر کر لیتے تھے۔ اس لیے ان کی تصنیفات کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے، جس میں فلسفہ، منطق، علم کلام اور تصوف کے موضوعات شامل ہیں، انھوں نے انسانی کردار کو درست کرنے اور روحانیت میں ترقی سے متعلق "احیائے علوم الدین" کے نام سے کتاب لکھی، جو چار جلدوں پر مشتمل تھی۔ پھر اسی کتاب کو مختصر کر کے کیمیائے سعادت تیار کی، جس میں عبادات، معاملات، عادات، منجیات انجات دینے والی باتیں اور مہلکات (ہلاک کرنے والی باتیں) تفصیل سے بیان کی ہیں۔ انھوں نے یہ کتاب پہلے عربی اور بعد میں فارسی میں لکھی جو دنیا کی کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہے۔ اردو زبان میں بھی کافی ترجمے چھپ چکے ہیں۔ اس کا انگلش ترجمہ کلاوَڈ فیلڈ نامی شخص نے (The chemy of happiness) کے نام سے کیا ہے۔

امام غزالی کا نظریۂ اخلاقیات: امام غزالی کے نظریے کے مطابق پختہ اور مضبوط عادت کا نام اخلاق یا خُلق ہے، پھر وہ اچھائیوں کی وجہ سے خُلق حَسَنہ یا بری عادات کی وجہ سے خلق سَیئہ یا خراب اخلاق شمار ہوتا ہے۔ اس کو لوگوں کی طبیعت کے

اعتبار سے واضح کیا جاسکتا ہے۔ عام طور پر اخلاقی اعتبار سے لوگ چار قسم کے ہوتے ہیں:

1. بے خبر لوگ، جن کو حق اور ناحق یا اچھے اور برے کی تمیز نہیں ہے۔
2. جن کو برائیوں کی پہچان ہے تاہم نیکیوں کی عادت نہیں ہے۔
3. جو برائی کو اچھا سمجھتے ہیں اور اس پر چلتے ہیں۔
4. جن لوگوں کا جنم ہی برے ماحول میں ہوا اور وہ اٹھتے بیٹھتے یا کام کاج بھی اسی جگہ کرتے ہیں۔

ان میں سے جو اچھی فطرت کے مالک ہیں، ان کو تعلیم و تربیت سے سدھارا جا سکتا ہے اور برائیوں سے دور کر کے اچھائیوں کی طرف مائل کیا جا سکتا ہے البتہ بری فطرت والے لوگوں کو سدھارنا محال ہے۔ اس کے لیے بڑی جدوجہد، وقت اور محنت کی ضرورت ہے۔

اس سبق کا خلاصہ یہ ہے کہ

اس سبق سے معلوم ہوا کہ حجتہ الاسلام محمد بن محمد غزالی، جن کو علمی دنیا میں امام غزالی کے نام سے پہچانا جاتا ہے، ایران کے طوس کے علاقے میں ۴۵۰ ھ کو پیدا ہوئے، بچپن میں ہی والدین کی شفقت سے محروم ہو گئے، ان کی تعلیم اس دور کے مشہور تعلیمی اداروں میں ہوئی۔ تعلیم کے بعد درس و تدریس سے وابستہ رہے، ساتھ میں سفارتی خدمات بھی سرانجام دیتے رہے، اس کے بعد نظام الملک بادشاہ کے زیر انتظام مدرسہ نظامیہ میں علمی خدمات سرانجام دینے لگے۔ آخری عمر میں اپنے علاقے طوس واپس ہو کر تصنیف و تالیف میں مصروف ہو گئے۔ انھوں نے تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف اور اخلاقیات کے بارے میں کئی کتابیں تحریر کی ہیں، جن میں سے کیمیائے سعادت بھی ایک اہم کتاب ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1. دوران تعلیم امام غزالی کو کون سا واقعہ پیش آیا تھا؟
2. امام غزالی کی تصنیف و تالیف کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟
3. امام غزالی کا سیاسی اور سفارتی کردار کیا تھا؟
4. امام غزالی نے لوگوں کو اخلاقی کردار کے اعتبار سے کس طرح تقسیم کیا ہے؟
5. آخری عمر میں امام غزالی نے کیا مصروفیت اختیار کی تھی؟

(ب) مندرجہ ذیل سوالوں کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

1. امام غزالی کی کتاب کیمیائے سعادت پر نوٹ لکھیں۔
2. امام غزالی نے کہاں اور کن کن استادوں سے تعلیم حاصل کی؟
3. امام غزالی کا اخلاقی نظریہ کیا ہے؟

(ج) درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. امام غزالی پیدا ہوئے:

(الف) ایران میں (ب) افغانستان میں
(ج) پاکستان میں (د) سعودی عرب میں

2. امام غزالی کا آبائی پیشہ تھا:

(الف) تجارت (ب) سوُت کاتنا
(ج) ملازمت (د) درس و تدریس

3. کتاب "The chemy of happiness" ترجمہ ہے:

(الف) احیاء علوم الدین کا (ب) منقذ من الضلال کا
(ج) کیمیائے سعادت کا (د) نجات کا

4. امام غزالی کی آخری آرام گاہ واقع ہے:

(الف) سیستان میں (ب) سجستان میں
(ج) ہارونیہ میں (د) نیشاپور میں

5. امام غزالی کو تعلیمی ادارے کے نگراں مقرر کیا گیا:

(الف) مکتبہ طفل کا (ب) مدرسہ صولتیہ کا
(ج) مدرسہ دارالہدیٰ کا (د) مدرسہ نظامیہ کا

سرگرمی برائے طلبہ وطالبات

طلبہ وطالبات کو چاہئے کہ وہ انٹرنیٹ کی مدد سے درج ذیل عنوانات پر تحقیقی اسائنمینٹ تیار کرکے استاد صاحب کو پیش کریں:

- امام غزالی کی تحریر کردہ کتابوں کی فہرست۔
- امام غزالی کی اردوزبان میں ترجمہ شدہ کتب کی فہرست
- امام غزالی کی کتاب کیمیائے سعادت کے دیگر زبانوں میں تراجم کی فہرست۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

امام غزالی کی کتب کو جن لوگوں نے اردو میں منتقل کیا ہے طلبہ وطالبات کو ان کتابوں اور شخصیات کے بارے میں معلومات دی جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
حجتہ الاسلام	اسلام کی علامت یا دلیل	درس وتدریس	پڑھنا پڑھانا
سُوت	کپاس کا دھاگا	کیمیا	سونا بنانے کا نسخہ
امام الحرمین	دوپاک جگھوں کا سربراہ	سعادت	خوش نصیبی
ریاضت	محنت، مشقت	حسنہ	اچھا، عمدہ
محال	ناممکن		

فلورینس نائیٹنگل

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ و طالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- فلورینس نائیٹنگل کی ابتدائی حالات زندگی بیان کر سکیں۔
- واضح کر سکیں کہ ان کو "نرسنگ کی ماں" اور "لالٹین والی خاتون" کیوں کہا جاتا ہے۔
- کریمیہ جنگ کے دوران ان کی مریضوں کی تیمار داری کی خدمات کے لیے ایک منتظم اور عزم و ترصفہ کردار کو بیان کر سکیں۔
- ان کے "ماحولیاتی نظریہ" سے منتخب باتوں کی تعریف کر سکیں۔
- نرسنگ سے متعلق ان کی تحریروں کے بارے میں بتا سکیں۔

حالاتِ زندگی: فلورینس نائیٹنگل ایک انگریز خاتون تھیں، جو جدید نرسنگ کی بنیاد رکھنے والی مانی جاتی ہیں۔ وہ ایک بہترین سماجی خدمتگار، شماریات کی ماہر اور ماحولیات کی فکر رکھنے والی شخصیت کی مالک تھیں، فلورینس کی پیدائش ۱۲ مئی ۱۸۲۰ء کو اٹلی کے شہر فلورینس میں ہوئی۔ ان کے والد کا نام ولیم شور نائیٹنگل اور والدہ کا نام فرانسس نائیٹنگل تھا۔ وہ ایک خوشحال گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ فلورینس کو بچپن سے ہی نرس بننے کا بے حد شوق تھا۔ یہاں تک کہ وہ گڑیوں سے کھیلتے وقت ان کو مریض بنا کر خود ایک نرس کے طور پر ان کی تیمارداری اور مرہم پٹی کرنے کی مشق بھی کرتی تھیں۔

فلورینس کی تعلیم دستور کے مطابق گھر میں ہی والدین کے زیر نگرانی ہوئی۔ جہاں انھوں نے جرمن، فرنچ اور اطالوی زبانوں کے علاوہ حساب میں بھی مہارت حاصل کرلی۔ اس دوران وہ اپنے گھر اور پڑوس کے مریضوں کی تیمارداری بھی کرتی تھیں۔ نرسنگ کے شعبے کو اس دور میں نہایت حقیر سمجھا جاتا تھا۔ اس لیے فلورینس کے خاندان والوں نے انھیں اس شعبے میں جانے سے منع کیا۔ لیکن وہ اپنے مقصد پر بہ ضد رہیں۔ ۱۸۴۴ء میں فلورینس نے جرمنی کے لوٹرن ہاسپٹل میں نرسنگ کے شاگرد کے طور پر داخلہ لے لیا اور پھر سالہا سال یورپ اور انگلینڈ کی مختلف اسپتالوں میں کام کرتی رہیں۔ اس دوران ان کو اپنی خوبصورتی اور نیک سیرت کردار کی وجہ سے کئی شادی کے پیغامات بھی موصول ہوئے، تاہم انھوں نے اس بات کو اپنے مقصد میں رکاوٹ سمجھتے ہوئے شادی کرنے سے انکار کر دیا۔ جس پر ان کے والدین بے حد غمگین ہوئے لیکن وہ اپنی بات پر قائم رہیں۔

۱۸۵۳ء میں فلورینس لندن میں واقع ہارلے اسٹریٹ کی ضعیف عورتوں کے اسپتال کی نگراں مقرر ہوئیں کچھ ہی وقت کے بعد یوکرین کے علاقے کریمیہ میں "جنگ کریمیہ" ما ہوگئی، جس میں ایک طرف روس اور دوسری جانب برطانیہ، فرانس اور خلافت عثمانیہ مدمقابل تھے، جس میں برطانوی افواج کی کافی تعداد شامل تھی۔

جنگی زخمیوں کی تیمارداری کے لیے خصوصی طور پر فلورینس کو بلایا گیا، جو اپنی زیر تربیت ۳۸ نرسوں کے عملے کے ساتھ وہاں پہنچ گئیں۔ بے شمار مددگار عملے کی موجودگی کے باوجود فلورینس خود رات کو لالٹین ہاتھ میں لے کر زخمیوں کی دیکھ بھال کے لیے ان کے خیموں میں جاتی تھیں اور ان کی نگرانی کرتی تھیں، اس کام کی وجہ سے وہ لالٹین والی خاتون کے نام سے موسوم ہوگئیں، فلورینس نے جدید نرسنگ کو متعارف کروانے میں بھی بھرپور کردار ادا کیا، اس لیے انھیں نرسنگ کی ماں یا جدید نرسنگ کی موجدہ بھی کہا جاتا ہے۔ انھوں نے سینٹ تھامس نرسنگ اسکول آف لندن مین باقاعدہ نرسنگ کی تدریس شروع کی جو دنیا کا پہلا سیکولر نرسنگ اسکول تھا، جو آج کل کنگز کالج لندن کا حصہ ہے، فلورینس کی جدوجہد کی وجہ سے یہ شعبہ پوری دنیا میں رائج ہوگیا۔

فلورینس نائیٹنگل کا ماحولیاتی نظریہ اور تحریریں: فلورینس ایک تجربے کار نرس ہونے کے ساتھ ماہر فن بھی تھیں، اس لیے انھوں نے بیماروں کے مناسب علاج معالجے کے لیے مناسب ماحول کو بھی بڑی اہمیت دی، کیوں کہ ان کے خیال میں مریضوں کے صحتیاب ہونے میں اردگرد کے ماحول، خوراک اور رہائش کا اہم کردار ہوتا ہے۔ اس لیے مریضوں کے لیے تازہ ہوا، صاف پانی، بہتر نظام نکاسی آب، بہتر ماحول اور غذا اور مناسب روشنی کا انتظام ہونا بے حد ضروری ہے۔

فلورینس نے برطانوی افواج کے لیے اپنی خدمات پیش کرنے کے دوران صحت، اسپتال انتظامیہ اور ماحولیاتی معلومات سے متعلق کئی مضامین لکھے۔ ۱۹۸۰ء میں ان کی کتاب "نوٹس آن نرسنگ" (Notes on Nursing) شایع ہوئی جو نرسنگ کے اصول و قواعد پر مبنی ہے اور کئی زبانوں میں ترجمہ ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ دو سو کے قریب مختلف رپورٹیں، کتابچے اور کتابیں فلورینس کی تصنیفات میں شامل ہیں۔

فلورینس کی جانب سے کی گئی اعلیٰ انسانی خدمات کے عوض برطانوی حکومت نے ان کو ۱۸۸۳ء میں "رائل ریڈ کراس" اور ۱۹۰۷ء میں " آرڈر آف میرٹ" جیسے اعزازات سے نوازا۔ ساتھ ہی عالمی سطح پر نرسنگ سے تعلق رکھنے والا ہر ادارہ ان کی خدمات کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ دنیا کی سماجی خدمتگار اور انسانیت پسند یہ عظیم شخصیت ۱۳ اگست ۱۹۱۰ء کو میفیئر لندن میں فوت ہوگئی۔

اس سبق کا خلاصہ یہ ہے کہ

اس سبق سے معلوم ہوا کہ جدید نرسنگ کی بنیاد رکھنے والی، سماجی خدمتگار، ماہر شماریات، اور ماحول دوست شخصیت کی ملکہ فلورینس نائیٹنگل اٹلی کے شہر فلورینس میں پیدا ہوئی تو ان کے والدین نے اس کا نام بھی فلورینس ہی رکھ دیا۔ فلورینس بچپن سے ہی نرسنگ کے شعبے کو بے حد پسند کرتی تھیں، کھیلتے وقت بھی اسے مریضوں کی تیمارداری والا کردار پسند ہوتا تھا، ان کی اس دلچسپی اور لگن کی وجہ سے وہ بڑی ہو کر ایک ماہر نرس، بہترین منتظمہ اور جدید نرسنگ کی بنیاد ڈالنی والی بن گئیں، دنیا آج بھی ان کی خدمات کو بیان کرنے سے نہیں تھکتی، فلورینس نے جنگ کریمیہ کے دوران مریضوں کی خوب تیماری کی۔ بہت سی عورتوں کو نرسنگ کی تربیت دی، ان کی تعلیم کے لیے اسکول قائم کیا، اور ان کے لیے "نوٹس آن نرسنگ" کے نام سے کتاب تحریر کی۔ فلورینس آج بھی اپنے بلند کردار اور خدمات کی بدولت لوگوں کی دلوں میں زندہ ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1. فلورینس کو ان کی خدمات کے عوض کن اعزازات سے نوازا گیا؟
2. فلورینس نے جنگ کریمیہ کے دوران کیا تدابیر اختیار کیں؟
3. لالٹین والی خاتون کسے اور کیوں کہا جاتا ہے؟
4. مریضوں کو صحت مند کرنے کے لیے کن انتظامی چیزیں کی ضرورت ہوتی ہے؟
5. فلورینس کے والدین کا کیا تعارف ہے اور انھوں نے فلورینس کو نرسنگ سے کیوں منع کیا؟

(ب) مندرجہ ذیل سوالوں کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

1. فلورینس نائیٹنگل کی حالات زندگی سے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟
2. نرسنگ کے لیے کی گئی فلورینس کی خدمات کو واضح کریں۔
3. فلورینس کے "ماحولیاتی نظریہ" سے کیا مراد ہے؟

(ج) درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. "لالٹین والی خاتون" لقب تھا:

(الف) یو آن رڈلی کا	(ب) میرا ں بائی کا
(ج) فرانسی نائینگل کا	(د) فلورینس نائیٹنگل کا

2. فلورینس نائیٹنگل پیدا ہوئیں:

(الف) لنڈن میں　　(ب) امریکا میں

(ج) اٹلی میں　　(د) جرمنی میں

3. جنگ کریمیہ واقع ہوئی:

(الف) روس میں　　(ب) لنڈن میں

(ج) یوکرین میں　　(د) فرانس میں

4. جنگ کریمیہ میں فلورینس کے ماتحت نرسوں کی تعداد تھی:

(الف) ۴۰　　(ب) ۳۹

(ج) ۳۸　　(د) ۳۷

5. فلورینس نائیٹنگل کی کتاب کا نام ہے:

(الف) نوٹس آن نرسنگ　　(ب) نیکوماچین

(ج) میڈیکل سائنسز　　(د) ماڈرن نرسنگ

سرگرمی برائے طلبہ وطالبات

فلورینس نائیٹنگل کی خدمات پر ایک دن منایا جائے، جس میں ان کے حالات زندگی اور نرسنگ میں کی گئی خدمات پر مضامین پڑھے جائیں اور طالبات، فلورنس کے کردار کو عملی طور پر نبھاتے ہوئے مریضوں کی تیمار داری کا مظاہرہ کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ وطالبات کو جدید نرسنگ کی بانی فلورینس نائیٹنگل پر بنائی ہوئی ڈاکیومینٹری کے بارے میں بتایا جائے، اس کے دیکھنے کے بعد کلاس میں طلبہ وطالبات سے اس کے تاثرات معلوم کیے جائیں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
نرسنگ	دایہ گیری	شماریات	شمار کرنے کا علم Statistics
موجدہ	ایجاد کرنے والی	منتظمہ	انتظام سنبھالنے والی
تیمارداری	خدمت چاکری، دیکھ بھال	اعزاز	مرتبہ، تمغہ
لالٹین	تیل پر جلتی ہاتھ والی بتی	نکاسی آب	پانی نکالنا
اعتراف	اقرار، قبول کرنا	تاثرات	خیالات